السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم چار بھائی اور تین بہنیں ہیں ۔ والدہ فوت ہو چکی ہے ۔ والد محترم نے اپنی زندگی میں ہمیں مختلف مالیت کے پلاٹ خرید کر دیئے ہیں جبکہ بہنوں کو کچھ نہیں دیا، پلاٹوں کی تفصیل حسب ذیل ہے :

1۔ محمد عثمان کے پاس 300 فٹ کا مکان ہے جس کی قیمت دو لاکھ روپے ہے ۔

2۔ عبدالستار کے پاس کمرشل پلاٹ ہے جس کی مالیت 12 لاکھ روپے ہے ۔

3۔ سیف اللہ کے پاس پلاٹ اور دو دکان ہے جس کی مجموعی قیمت 10 لاکھ روپے ہے ۔

4۔ ثناء اللہ کے پاس ایک پلاٹ ہے جس کی قیمت 5 لاکھ روپے ہے ۔

والد صاحب اپنی زندگی میں فرماتے تھے کہ جس کے پاس پلاٹ ہے وہ اس کا مالک ہے کیا یہ تقسیم قرآن وسنت کے مطابق ہے؟ جبکہ ہم اس تقسیم پر مطمئن نہیں ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ آپ کے والد محترم کو معاف فرمائیں انہوں نے اپنی زندگی میں دو کام خلاف شریعت کیئے ہیں ۔ اپنی بیٹیوں کو محروم کرنا اور بیٹوں کے درمیان غیر منصفانہ تقسیم ،کوئی انسان بھی اپنی زندگی میں اپنی جائیداد کو بطور وراثت تقسیم کرنے کا مجاز نہیں ہے کیونکہ وراثت مرنے کے بعد تقسیم ہوتی ہے ۔ اپنی زندگی میں والد اپنی اولاد کو جو کچھ دیتا ہے اس کی حیثیت ہبہ اور عطیہ کی ہے ۔ اس کے لیے بنیادی طور پر شرط یہ ہے کہ بیٹوں کو مساویانہ حصہ دیا جائے ،بیٹیوں کو محروم کرنا، پھر بیٹوں کے درمیان غیر مساویانہ تقسیم کی صورت میں صحیح نہیں ہے ۔ چنانچہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے میرے والد نے عطیہ دیا ہے ۔ میری والدہ نے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنانے کے متعلق کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تو آپ نے فرمایا : ' کیا تو نے اپنی تمام اولاد کو اتنا عطیہ دیا ۔ '' عرض کیا، نہیں، اس پر آپ نے فرمایا : ''میں ظلم پر گواہی نہیں دیتا ،اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل کیا کرو ،اس کے بعد اس نے یہ عطیہ واپس لے لیا ۔ '' [صحیح بخاری ،الھبہ : ۲۵۸۷]

اس حدیث کے پیش نظر مسئولہ صورت میں شرعی حل یہ ہو گا کہ باپ نے اپنی زندگی میں جو کچھ کسی کو دیا ہے اسے اکٹھا کر لیا جائے ، پھر اسے سات حصوں میں تقسیم کر کے مساوی رقم ہر بیٹے اور بیٹی کو دی جائے ۔ مرحوم نے چاروں بیٹوں کو جو دیا ہے اس کی مالیت 2900000/ انتیس لاکھ ہے اس کو سات حصوں میں تقسیم کرنے سے ایک حصہ 414285.71 بنتا ہے ہر ایک لڑکے اور لڑکی کو اتنا دیا جائے ، جس کے پاس قیمتی پلاٹ ہے وہ اپنی طرف سے رقم دے کر حساب برابر کرے ۔ دوسری صورت شرعی وراثت کی ہے کہ موجودہ مالیت کو بیٹے کے لئے دو حصے اور بہن کے لئے ایک حصہ ،اس حساب سے تقسیم کی جائے ۔ اس صورت میں اسے گیارہ پر تقسیم کیا جائے ، اس طرح ایک حصہ 263636.36 روپے بنتا ہے ، یہ ایک لڑکی کو دیا جائے ، پھر اسے ڈبل کر کے یعنی 527272.72 روپے ایک لڑکے کو دیئے جائیں ، ممکن ہے کہ ایسا کرنے سے آخرت میں مرحوم کے لئے تلافی کی صورت پیدا ہو جائے کیونکہ ظالمانہ تقسیم کی وجہ سے اخروی بازپرس کا اندیشہ ہے ۔ اس لئے بچوں کو چاہیے کہ وہ اپنی دنیا بنانے کی بجائے اپنے والد کی آخرت سنوارنے کی کوشش کریں ۔ [واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:272